78416- کیا اذان سننے سے قبل افطاری کرنی جائز ہے ؟

سوال

کیا اذان شروع ہونے سے کچھ سیکنڈ قبل افطاری کرنی جائز ہے ، یہ علم میں رہے کہ میں شیعہ کے علاقے میں رہتا ہوں جن کی اذان بعد میں ہوتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

جب سورج کی ٹکیا غروب ہوجائے توروزے دار کے لیے افطاری کرنی حلال ہے ، چاہے مؤذن نے اذان کہی ہو یا نہ کہی ہو، کیونکہ افطاری میں اعتبار تو سورج غروب ہونے کا ہے .

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب رات اس جانب سے آجائے ، اور دن اس طرف سے چلا جائے اور سورج غروب ہوجائے توروزے دار کا روزہ افطار ہوگیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1954) صحیح مسلم حدیث نمبر (1100)

ابن دقیق العید کہتے ہیں :

اس حدیث میں شیعہ کا رد ہے جو ستارہ ظاہر ہونے کے بعد روزہ افطار کرتے ہیں " انتہی .

ماخوذ از فتح الباری .

بعض مؤذن اذان دینے میں تاخیر کرتے ہیں ، اور اذان سورج غروب ہونے کے کچھ دیر کے بعد کہتے ہیں ، چنانچہ ان کی اذان کا اعتبار نہیں ہوگا ، اور اس کا یہ فعل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی مخالفت ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں افطاری جلد کرنے پر ابھارا ہے کہ جیسے ہی سورج غروب ہو تو افطاری کرلی جائے .

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"لوگوں میں اس وقت تک خیر ہے جب تک وہ افطاری جلد کرینگے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1957) صحیح مسلم حدیث نمبر (1098)

اگر روزے دار کا ظن غالب ہو کہ سورج غروب ہوچکا ہے تو اس کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے ، اس میں یقین کی شرط نہیں ، بلکہ ظن غالب ہی کافی ہے .

چنانچہ جب روزے دار کا غالب گمان ہو کہ سورج غروب ہوچکا ہے تو اس کے افطاری کرنے پر اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آتا .

لیکن اگر سورج غروب میں ہونے میں شک ہو تو پھر روزہ افطار کرنا جائز نہیں .

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"روزہ جلد افطار کرنا سنت ہے یعنی: جب سورج غروب ہوجائے تو افطاری کرنے میں جلدی کرنے چاہیے، چنانچہ یہاں سورج غروب ہونے کا اعتبار ہوگا، نہ کہ اذان کا، اور خاص کر دور حاضر میں کیونکہ اس وقت لوگ کیلنڈروں پر اعتماد کرتے ہوئے اذن کہتے ہیں، اور پھر اس کیلنڈر کو بھی اپنی گھڑیوں کے مطابق چلاتے ہیں، حالانکہ ان کی گھڑیوں میں آگے یا پیچھے ہونے کا احتمال ہے.

چنانچہ اگر سورج غروب ہوچکا ہو اور آپ نے دیکھا کہ سورج غروب ہوچکا ہے، لیکن ابھی تک اذان نہیں ہوئی تو آپ روزہ افطار کرسکتے ہیں، اور اگر آپ دیکھیں کہ اذان ہوچکی ہے اور آپ سورج دیکھ رہے ہے تو آپ کے لیے افطاری کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی جانب اشارہ کیا اور فرمایا جب یہاں سے رات آجائے، اور مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب اس طرف سے دن چلا جائے، اور سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار روزہ افطار کرلے"

اور اس وقت زیادہ روشنی کی موجودگی کوئی نقصان دہ نہیں ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ: ہم تو اس وقت تک روزہ نہیں کھولینگے جب تک کہ سورج کی ٹکیہ غائب نہیں ہوتی اور کچھ اندھیرا نہیں چھا جاتا، چنانچہ یہ معتبر نہیں ہے.

بلکہ آپ سورج کی ٹکیہ دیکھیں کہ جب بھی سورج کی ٹکیہ غائب ہوجائے تو روزہ افطار کرنا مسنون ہے.

روزہ جلد افطار کرنا مسنون ہونے کی دلیل درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"لوگوں میں اس وقت تک خیر بھلائی رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی کرینگے"

اس سے ہمیں یہ علم ہوا کہ جو لوگ افطاری کرنے میں تاخیر سے کام لیتے ہیں حتی کہ ستارے نکل آئیں مثلا رافضی شیعہ لوگ تو وہ حق پر نہیں اور نہ ہی ان میں خیر و بھلائی ہے.

اور اگر کوئی قائل یہ کہے کہ:

کیا میں غالب گمان کی بنا پر روزہ افطار کرسکتا ہوں؟

دوسرے لفظوں میں اسطرح کہ جب میرے غالب گمان یہ ہو کہ سورج غروب ہوچکا ہے، تو کیا میں روزہ افطار کرسکتا ہوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

جی ہاں، اور اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک روز آسمان ابر آلود تھا تو ہم نے روزہ افطار کرلیا، اور بعد میں سورج نکل آیا"

یہ معلوم ہے کہ انہوں نے علم کی بنا پر روزہ افطار نہیں کیا، کیونکہ اگر علم ہونے پر روزہ افطار کرتے تو سورج نہ نکلتا، لیکن انہوں نے تو اس ظن غالب پر روزہ افطار کیا کہ سورج غروب ہوچکا ہے، لیکن جب بادل چھٹے تو سورج نکل آیا" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (267/6).

واللہ اعلم.